THE ALFAZL. QADIAN

قل ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء والله واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۳۳ | مورخہ ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۲۴ صفر سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیحؑ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو ۲۳ تاریخ عصر تک بخار نہ ہوا۔ لیکن اسکے بعد ½ ۹۹ درجہ کی حرارت ہو گئی۔ جو ۲۴ کی رات تک رہی۔ ۲۵ کو بخار دیر سے ہو کر تھوڑا رہا مگر اسکے بعد ۹۹.۲ ہو گیا۔ باوجود علالت کے حضور عموماً نمازیں خود پڑھاتے اور بعض اوقات دیر تک مسجد میں نشست فرماتے ہیں۔

صیغہ تالیف و اشاعت حضرت مسیح موعود کی ختم شدہ تصانیف اور دیگر کتب کی چھپوائی اور اشاعت کا خاص انتظام کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی گذشتہ جلسہ کی تقریروں کا مضمون لکھوایا جا رہا ہے۔

قطعہ

دردناک مکالمہ

اخویم مکرم جناب ایڈیٹر صاحب الفضل سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدت سے مہر خاموشی منہ پر لگی ہوئی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ توفیق ملی ہے۔ کہ ایک قطعہ نذر ناظرین الفضل کر دوں۔ وہ لکچر جو حضرت خلیفہ ثانی نے لاہور میں اسلام میں اختلاف کی ابتدا پر دیا تھا۔ اسمیں سے ایک جگہ یہ مکالمہ نظر سے گذرا۔ کچھ ایسا مؤثر اور دل نشین بیان تھا کہ دل میں گھر کر گیا۔ اور نظم کا لباس پہنانے کی دل میں گدگدی پیدا ہوئی۔

خاکسار محمد نواب خان ثاقب۔ میرزا خانی مالیر کوٹلہ

آئے معاویہ درِ عثمانؓ پہ ایک روز
کہنے لگے کہ فتنہ زمین میں ہے بڑھ چلا
کھٹکا ہے سازشوں کا ہے اندیشۂ فساد
دل میں خلش ہے یہ نہ ہو فتنہ کوئی بپا
سازش خلاف ذات مقدس ہے منصوبے ہو رہے ہیں خلافت کو دو اٹھا
حاضر ہوا ہے بندۂ درگہ اسی لئے
ترک ادب نہ ہو تو کروں عرض مدعا
حضرت نے سن کے اپنے مدبّر کا یہ بیان
فرمایا شوق سے کرو تقریر برملا
کہنے لگے معاویہ ہیں تین ہی امور
جس سے دبے گا فتنہ دجال بن بلا

بہتر تو ہے کہ شام کو مرکز بنایئے
ہوں ہم کاب۔ مانئے پہلی یہ التجا
ہے شام مُلک امن و امانُ صلاح و رشد
ممکن نہیں کہ جائے وہاں کوئی فتنہ زا
فرمایا عاشقِ رُخِ احمدؐ نے سُن کے یُوں
چھٹتا نہیں ہے مجھ سے مگر قربِ مصطفےٰؐ
کوچے سے یار کے مجھے جانا وبال ہے
یاں سے قدم اُٹھانا مصیبت ہے، بد بلا
عثمانؓ کا جان و تن تو یہیں کے لئے ہے بس
کہنا ہے اور تو کہو اس بات کے سوا
ہمدرد نے کہی تھی بہت دردِ دل سے بات
یہ دردِ عشق سُن کے نہ خاموش رہ سکا
اچھا تو ایک عرض ہے منظور کیجئے
میں دیکھتا ہوں یاں پہ حفاظت نہیں ذرا
اک شامیوں کی فوج کا دستہ کروں رواں
پانی کی جا پہ آپ کے دیں اپنا خون بہا
جو صبح و شام آپ کے خدام میں رہیں
آنے نہ دیں قریب کوئی فتنہ و بلا
فرمایا فوج اک تنِ عثمانؓ کے واسطے
یہ بار بیت مال پہ بالکل ہے ناروا
لشکر کریگا تنگ مدینہ کو ہر طرح
عثمانؓ کی جان کے لئے ہو گا یہ مُقتضا
کچھ اور کہئے بات جو ہو ممکنات سے
دو باتیں آپ کی تہ دل سے میں سُن چکا
کہنے لگے معاویہ تدبیر تیسری
منظور کیجئے کہ ہے تجویز بے بہا
اقطاعِ ملک میں اسے پھیلائیے تمام
ہے ارد گرد جتنا صحابہ کا جمگھٹا
ایسا نہ ہو کہ آپ سے ناراض ہو کے لوگ
انہیں سے اک کو کر دیں خلیفہ نیا کھڑا
فرمایا خوب! جن کو اکٹھا کرے رسُولؐ
میں ان کو ایک ایک کر و ہوں اپنے سے جدا
روئے لگے معاویہ سُنکر جواب صاف
رو کر کیا یہ عرض جو کچھ بس نہ چل سکا

اچھا تو ایک بات مری مانئے ضرور
آخر ہوں میں بھی آپ کا اک بندۂ وفا
اتنا تو کیجئے کہ یہ اعلان عام ہو
پھیلایئے یہ حکم جہاں بھر میں بر ملا
پہونچے گزند جان کو میری جو ناگہاں
ہے حق معاویہ کو کہ لے میرا خون بہا
اس خوف سے شریر شرارت نہ کر سکیں
باز آئیں سازشوں سے شریرانِ فتنہ زا
فرمایا ہو رہیگا جو ہونا ہے اے اخی
مجھ سے نہ ہو سکے گا جو ہے تیرا مُدعا
ڈرتا ہوں میں کہ آپ میں سختی کمال ہے
سختی سے چل نہ جائے کہیں خنجرِ جفا
سنکر جواب رو پڑے فوراً معاویہ
باچشمِ تر نکل پڑے گھر سے بصد بکا
یہ آخری سلام ہے یہ آخری کلام
یہ آخری ہے دید یہ ہے آخری صدا
پلکر صحابیوں سے کہا بادلِ حزیں
عثمانؓ کی جان و تن کے محافظ رہو سدا
ثاقبؔ مثال دے گئے مر کر جہان میں
عثمانؓ نرم دل ہے باحلم و باصفا

اخبارِ احمدیہ

برہمن بڑیہ کا جلسہ سالانہ برہمن بڑیہ بنگال میں انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ نہایت خوبی کے ساتھ ۸ - ۹ - ۱۰ - کو منعقد ہوا۔ مہمان بنگال کے اضلاع مثلاً بوگرہ - پٹنہ - میمن سنگھ - ٹپرہ - چاٹگام ڈھاکہ وغیرہ سے تشریف لاکر شریک جلسہ ہوئے محفوظ الحق

مصری چھاپے کی جلالین مل گئی حضرت مفتی صاحب کے لئے مکرمی سید محمد اسحق صاحب نے جلالین دیدی ہے - اسلئے اب کوئی صاحب تفسیر جلالین نہ بھیجیں۔ (اکمل)

شہید مرحوم کا فوٹو چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے "رسالہ شہید مرحوم" کو پسند فرمایا ہے - اسلئے میرا ارادہ ہے کہ اس کا انگریزی میں ترجمہ کرا کے بیرونی ممالک میں بھیجا جائے - اس کے لئے ضروری ہے - کہ شہید مرحوم کا فوٹو بھی ساتھ لگایا جائے - حضرت اقدس جب جہلم تشریف لے گئے تو آپ بھی ساتھ تھے - اگر وہاں آپ کا کوئی فوٹو لیا گیا ہو یا لاہور وغیرہ میں لیا گیا ہو - تو احباب ایک فوٹو مہیا کر دیں
سید احمد نور قادیان دارالامان

ولادت ۵ - اکتوبر ۱۹۲۱ء کو اللہ تعالیٰ نے عاجز کے گھر لڑکا دیا ہے - احباب مولود مسعود کے لئے دعا فرمائیں - خاکسار نصر اللہ خان سب اوورسیر مردان نہر

درخواست دُعا مَیں بعارضہ دردسر و آشوب چشم سخت تکلیف میں ہوں - احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صحت دے - محمد اسمٰعیل مصنف جنتی ریج - ترگڑی

بندہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بوجہ کمزوری و خرابی معدہ بعارضہ اسہال بیمار ہے - احباب سے درخواست ہے - کہ صحت کے لئے دعا فرماویں - عبدالرحمٰن - لوہالائی

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ تحصیل پھالیہ بعض مخالفین کی وجہ سے مشکلات میں ہیں - احباب سے درخواست دُعا ہے - کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی مشکلات دور فرمائے
خاکسار فضل الرحمٰن - ہیلاں (گجرات)

پیر برکت علی صاحب ساکن رتنل کا اکلوتا لڑکا سخت علیل ہے - پیر صاحب کی درخواست ہے کہ احباب بچے کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں -

ایک ہفتہ سے میں بیمار ہوں - تمام بھائی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے - عبدالغفور لاہور -

میرے والد بزرگوار جو کچھ عرصہ سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے - حوالدار شیر محمد خان خرگی

بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار انبالہ چھاؤنی کے لئے اور ان کے اہل و عیال کی صحت کے لئے خاص دعا فرمائی جائے - خاکسار محمد ابراہیم از قادیان -

عاجز کی اہلیہ اور بچہ عرصہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے علیل ہیں - احباب سے التجا ہے کہ ان کی صحت اور ہدایت کے لئے دُعا فرمائیں - خاکسار محمد رونق حسن خان - قلعہ فیروزپور

نماز جنازہ میاں محمد سعید صاحب سعدی لاہور کی فرزندی سالمہ جو ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو فوت ہو گئی - انا للہ وانا الیہ راجعون - احباب جنازہ غائب پڑھیں - خاکسار نذیر حسین - قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۷ - اکتوبر ۱۹۲۱ء

ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد کیا ہونی چاہیئے؟

لالہ لاجپت رائے صاحب نے حال میں ہندو مسلم اتحاد کے متعلق جو مضمون لکھا ہے۔ وہ ان مسلمانوں کو آنکھیں کھولکر پڑھنا چاہیئے۔ جو ہندوؤں کی رفاقت کی خاطر نہ صرف اپنے مذہبی امور کو ترک کر رہے ہیں۔ بلکہ تبلیغ اسلام کو روکنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے محبوب ترین لیڈر کہہ چکے ہیں کہ "ہندو ہندو رہیں۔ اور مسلمان مسلمان" کیوں؟ اسلئے کہ اگر مسلمانوں نے ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی کوشش کی۔ اور انہیں اسلام جیسی نعمت سے آشنا کیا گیا۔ تو اتحاد نہیں رہیگا۔

لالہ جی تحریر فرماتے ہیں:۔ "میں دل سے اس مسلمان کی زیادہ قدر کرتا ہوں۔ جو اپنے مذہب کے عقیدہ پر پکے ہونے کی وجہ سے ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی کوشش کرتا ہے" (بندے ماترم - ۱۲ - اکتوبر)

کیا مسلمان لیڈروں اور علماء میں سے کوئی ایک بھی ہے۔ جو لالہ صاحب موصوف سے ان کے مذکورہ بالا الفاظ کے مطابق دل سے قدر کرا سکے۔ ہمیں تو انمیں سے کوئی بھی اس شرف کو حاصل کرنیوالا نظر نہیں آتا۔

اشاعت اسلام کی طرف مسلمانوں کو پہلے ہی کوئی توجہ نہ تھی۔ لیکن اب تو انہوں نے ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی خاطر اس کے خیال کو بھی دل سے نکال دیا ہے۔ حالانکہ ہمارے ہندو بھائی اس اتحاد کی خاطر نہ صرف اپنے کسی معمولی سے معمولی مذہبی امر کو نظر انداز کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ بالفاظ لالہ صاحب وہ اتحاد کے یہ معنے بیان کرتے ہیں کہ:۔

"جو لوگ ہندو مسلم اتحاد کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ مسلمان اپنے مذہب کی تلقین و تعلیم چھوڑ دیں۔ اور ہندو اپنے مذہب کی وہ غلطی پر ہیں۔ میری رائے میں ہندو مسلم اتحاد کے یہ معنے ہیں کہ ہمارے مذہبی اختلافات ہمارے پولیٹیکل اتحاد کے راستہ میں حائل نہ ہوں اور ہم پولیٹیکل پلیٹ فارم پر ایک مشترکہ انڈین پالیسی کی پیروی کر سکیں"

اگر مسلمانوں میں بھی مذہب کے متعلق وہی جذبہ ہوتا جو ہندوؤں میں ہے۔ تو انہیں پولیٹیکل پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونے کیلئے کسی مذہبی امر کو ترک کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن افسوس ان کی نگاہ میں مذہب کی کچھ بھی وقعت نہیں ہے۔ اور انہوں نے ہندوؤں کی خاطر تبلیغ اسلام کے اہم فرض سے دست بردار ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور عملی طور پر اسکو بالکل چھوڑ چکے ہیں ٭

لالہ صاحب نے اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کو ضروری قرار دیتے ہوئے اور مذہبی اختلافات کو تسلیم کرتے ہوئے ہندو مسلمان اتحاد کی یہ صورت بتائی ہے کہ

"شخصی و جماعتی مذہبی آزادی کو ایک اونچے روحانی آسمان پر بٹھا کر مذہبی جماعتیں دنیاوی پولیٹیکل ایکانومک اور ان میں ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ برتاؤ کرنے کے لئے آمادہ ہوں"

لیکن اس سے زیادہ صاف اور واضح صورت وہ ہے جو تھوڑا ہی عرصہ ہوا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اسوقت بیان فرمائی۔ جبکہ ایک آریہ پروفیسر کے اسلام پر اعتراضات سنکر مسلمانوں نے یہ کہا تھا۔ کہ اس صلح کے زمانہ میں اس قسم کے اعتراضات کر کے ہندو مسلمانوں کے اتحاد میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حضور نے تحریر فرمایا تھا:۔

"میرے نزدیک وہ لوگ جو پروفیسر صاحب کے اس لیکچر پر اس رنگ میں معترض ہیں۔ انہوں نے انسانی فطرت کی بناوٹ پر غور ہی نہیں کیا۔ اور دوسروں کو تو انہوں نے کیا سمجھانا تھا۔ خود اپنے نفس کو بھی انہوں نے نہیں سمجھا۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اپنے ہندو بھائیوں کو ساتھ ملانے کے لئے گائے کی قربانی چھوڑ دی ہے۔ وہ بھی اپنے ساتھ ملانے کے لئے اپنے مذہبی خیالات کے اظہار سے باز رہیں اور اسلام کے ساتھ اس کا مقابلہ نہ کریں۔ حالانکہ وہ اتحاد جسمیں شرط رکھی جائے کہ اختلاف آراء کا اظہار نہ ہو۔ دو مختلف الخیال اقوام میں ناممکن ہے۔ ایسا اتحاد لمبے عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتا۔ اور ضرور ہے کہ جلد یا بدیر ضمیر اپنی طاقت کو ظاہر کرے۔ اور ایک فریق سے ایسے خیالات کا اظہار کرائے۔ جو دوسرے فریق کے نزدیک درست نہیں ہیں۔ جو لوگ اتحاد کے لئے یہ شرط رکھتے ہیں۔ کہ کسی قسم کا اختلاف نہ ہو وہ انسانی فطرت سے واقف نہیں ہیں۔ اور ہرگز اس قابل نہیں کہ اتحاد قائم کرنے کا کام ان کے ہاتھوں میں دیا جائے۔ اتحاد کے قیام کا ایک ہی ذریعہ ہوتا ہے کہ اختلاف کے وجود کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور صرف ان امور میں اختلاف کو روکا جائے۔ جن پر کہ اتحاد کرنا مدنظر ہے۔ اور اس طرز کے اختلاف کو روکا جائے کہ جس اختلاف سے اس کام کا چلنا مشکل ہو جائے جسمیں اتحاد کیا گیا ہے" (الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۲۰ء)

یہ ہے اصل اور مستقل اتحاد کی صورت۔ لالہ لاجپت رائے جی نے یہ کہتے ہوئے کہ شخصی اور جماعتی اور مذہبی آزادی کو برقرار رکھ کر دنیاوی پولیٹیکل ایکانومک میں ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ سلوک کرنا چاہیئے۔ اسی اصل کی تقلید کی ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے بیان فرمایا۔ لیکن کیا عملی طور پر بھی ایسا ہو رہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو جانے دیجئے۔ گائے کے ذبح کرنے کے سوال پر ہی غور کیجئے۔ جس کو ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے سلسلہ کی بہت بڑی کڑی سمجھا جاتا ہے۔ کیا اس کے متعلق ہندو صاحبان کا یہ مطالبہ کہ مسلمان اس سے دست بردار ہو جائیں۔ نہ صرف شخصی بلکہ جماعتی مذہبی آزادی میں دست اندازی نہیں ہے۔ جب مسلمانوں کو ان کا مذہب گائے کا گوشت استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور وہ آج تک اس اجازت سے مستفیض ہوتے رہے ہیں تو اس سے انہیں باز رکھنا اور اسلئے باز رکھنا کہ یہ ہندوؤں کے مذہبی احساسات کے خلاف ہے۔ صریح طور پر مسلمانوں کے مذہبی امور میں مداخلت ہے۔ جو ہندو مذہب

کی حمایت میں کی جا رہی ہے۔ اور اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ہندو صاحبان اپنے مذہبی احساسات کو مسلمانوں کے مذہبی احکام کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اگر گائے کے ساتھ ہندوؤں کے مذہبی جذبات وابستہ نہ ہوتے۔ اور وہ اسے اپنے مذہب کے لحاظ سے قابل پرستش نہ قرار دیتے۔ تو ان کے حفاظت گاؤ کا سوال اٹھانے سے یہ نہ سمجھا جاتا کہ اسلام کے مقابلہ میں وہ ہندو دھرم کے اصول منوانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اب یہی سمجھا جائیگا۔ کہ ہندو صاحبان کو اسلام میں جو بات بھی اپنے مذہب کے خلاف نظر آئیگی۔ مسلمانوں سے اتحاد و اتفاق کے نام پر اس سے دست بردار ہونے کا مطالبہ کرینگے۔ اور جب یہ صورت ہو گی۔ تو اگرچہ مسلمانوں کی توجہ دین کی طرف نہیں ہے۔ تاہم ظاہر ہے کہ روز روز اس قسم کے مطالبات وہ پورے نہیں کر سکینگے۔ اور آخر ایک دن اس سے اتحاد و اتفاق کے رنگ میں بھنگ پڑ جائیگی اسوجہ سے موجودہ اتحاد کو کوئی بھی دور اندیش انسان مستقل اور دیرپا اتحاد نہیں کہہ سکتا۔ مستقل اتحاد کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر فریق کو مذہبی معاملات میں پوری پوری آزادی حاصل ہو۔ اور ایک فریق دوسرے فریق سے کوئی ایسا مطالبہ نہ کرے جسے وہ مذہبی احکام کو نظر انداز کئے بغیر پورا نہ کر سکے۔

اگر اس بنیاد پر اتحاد کی عمارت تعمیر کی جائے۔ تو امید نہیں بلکہ یقین کیا جا سکتا ہے۔ کہ بہت مضبوط اور بہت دیرپا ہو گی۔

کیا مولوی محمد علی صاحب گورنمنٹ کے خلاف تلوار اٹھانے والے ہیں

معاصر "الحکم" نے مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے:- ایک تازہ خط بنام مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کا حسب ذیل اقتباس شائع کیا ہے:-

"مولانا ہندوستان میں تلوار اٹھانے کے لئے میں تو کیونکر کہہ سکتا ہوں۔ مگر مہاتما گاندھی احد علی برادران وغیرہ وغیرہ بھی تلوار اٹھانے کی اجازت ہرگز ہرگز نہیں دیتے۔ جو تدابیر ترک موالات کے وہ شائع کر رہے ہیں۔ ان تجاویز میں کسی جگہ پر کوئی اشارہ بھی نہیں۔ اگر جناب کو اس کا اشارہ کوئی ملا ہو۔ تو ضرور بالضرور مطلع فرمایا جائے"

یہ خط ہماری نظر سے بھی گذرا ہے۔ اور اسی خاص طرز تحریر میں لکھا ہوا ہے۔ جسمیں مولوی محمد احسن صاحب خط و کتابت کیا کرتے ہیں۔ اس پر ڈاکخانہ کی مہریں بھی ثبت ہیں۔ جن سے اس کا مولوی محمد علی صاحب کے پاس پہنچنا ثابت ہے۔

مذکورہ بالا الفاظ جس خط کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب کو لکھے گئے ہیں۔ وہ اگرچہ پس پردہ ہے تاہم ان سے مترشح ہے کہ گورنمنٹ کے خلاف تلوار اٹھانے کا معاملہ ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب اس کے جواز کا فتویٰ طلب کر رہے ہیں۔ لیکن مولوی محمد احسن صاحب کسی شرعی دلیل کی بنا پر نہیں۔ بلکہ اسلئے کہ "مہاتما گاندھی اور علی برادران" نے فی الحال تلوار اٹھانے کی اجازت نہیں دی۔ وہ بھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں اگر ان کی تجاویز میں سے مولوی محمد علی صاحب تلوار اٹھانے کا کوئی اشارہ بھی مولوی محمد احسن صاحب کو بتا دیں۔ تو وہ فتویٰ دے سکیں گے۔

چونکہ اب یہ راز منکشف ہو گیا ہے۔ اسلئے بہتر ہو کہ مولوی محمد علی صاحب ساری خط و کتابت جو اس بارے میں انکی مولوی محمد احسن صاحب سے ہوئی ہے۔ بلا کم و کاست شائع کر دیں۔ تاکہ گورنمنٹ کے خلاف ان کی شمشیر زنی کی پوری حقیقت ظاہر ہو جائے۔

اولاد پیدا نہ کرنے کی تجویز اور آریہ صاحبان

کچھ عرصہ ہوا۔ مسٹر گاندھی نے اپنے پیروؤں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ جب تک سوراج نہ حاصل ہو جائے۔ اسوقت تک اولاد پیدا کرنا چھوڑ دیں کیونکہ موجودہ حالت میں بچے پیدا کرنا غلاموں کی تعداد اور ملک کے مصائب میں اضافہ کرنا ہے۔

اس تجویز کو اخبار پرتاپ اس بنا پر "نہایت معقول اور مبنی بر صداقت" قرار دیتا ہے کہ جرمنی میں سینڈوچ لوگ اس قسم کے اشتہار بانٹ رہے ہیں۔ جنمیں مزدوروں کی بیویوں کو ترغیب دیگئی ہے۔ کہ وہ بچے پیدا کرنے کی سٹرائک کر دیں۔ کیونکہ اتحادیوں نے جرمنی پر اسقدر قرضہ کا بوجھ ڈال دیا ہے۔ کہ کئی سال تک تمام قوم ان کی غلام رہیگی۔ اور بچوں کو مصیبت کی زندگی گذارنے کے لئے دنیا میں نہ لانا چاہیئے۔

جرمنی میں افزائش نسل کے لئے جو نا جائز سے نا جائز طریق زیر عمل لائے جا رہے ہیں۔ اور بغیر خاوند کے پیدا شدہ اولاد کی پرورش کے لئے بھی جو سرکاری امداد اور انعام دیا جاتا ہے۔ اسکے مقابلہ میں اولاد پیدا نہ کرنے کی تجویز کا کامیاب ہونا محال ہے۔ لیکن اگر کسی قدر کامیاب بھی ہو جائے تو یہی کہا جائیگا۔ کہ مغربی لوگوں کے اس طبقہ نے جو شادی اور اولاد کو اپنی آزادی اور آرام میں خلل ڈالنیوالا قرار دیتا ہے۔ یہ نیا ڈھنگ نکالا ہے۔ لیکن ہندوستان کے لئے مسٹر گاندھی کی اس تجویز کو ایک ایسے اخبار کا جو سوامی دیانند جی کو اپنا مذہبی راہ نما سمجھتا ہے۔ "نہایت معقول اور مبنی بر صداقت" قرار دینا نہایت حیرت انگیز ہے۔ کیونکہ سوامی جی نے اپنے پیروؤں کے لئے اولاد پیدا کرنا اتنا ضروری قرار دیا ہے۔ کہ اگر کسی خاوند کی نا قابلیت سے اولاد پیدا نہ ہو۔ تو اسکی بیوی کو اجازت دی گئی ہے۔ کہ ایک سے لیکر گیارہ غیر مردوں سے اپنے خاوند کے لئے اولاد حاصل کرے۔ اسی طرح عورت کے اولاد پیدا کرنے کے نا قابل ہونے کی حالت میں مرد کو گیارہ غیر عورتوں سے اولاد جننے کی اجازت دی ہے۔

پس جب سوامی جی نے اولاد پیدا کرنے کے لئے یہاں تک وسعت رکھی ہے۔ تو اس کے خلاف کسی تجویز کو ایک آریہ اخبار کس طرح "نہایت معقول اور مبنی بر صداقت" کہہ سکتا ہے۔

پرتاپ نے کسی ہندو کے مسلمانوں کے ساتھ ایک برتن میں پانی پی لینے پر بڑے زور سے لکھا تھا کہ ہندو اپنے مذہبی اصول کو ترک کر رہے ہیں۔ اور اسپر بڑی سرزنش کی تھی لیکن کیا سوامی دیانند جی کے اولاد پیدا کرنے پر زور دینے کے مقابلہ میں اولاد نہ پیدا کرنے کی تجویز کی تائید کرنا ظاہر نہیں کرتا۔ کہ "پرتاپ" کو بھی اپنے مذہبی اصول کی کوئی پروا نہیں ہے۔ اور وہ سب آریوں کو ایسا ہی کرنے کی تحریک کر رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۴ اکتوبر بعد نماز مغرب)

طبیعت کی خصوصیات مولانا سید سرور شاہ صاحب کے اس ذکر پر ایک شخص ایک ایسے درخت کا نام سن کر جس کے دودھ یا پتوں کے لگنے سے کھجلی ہونے لگتی ہے۔ اور آبلے پڑ جاتے ہیں۔ اپنے جسم کو کھجلانے لگ جاتا اور اس سے آبلے پڑ جاتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ دو باتیں تو مجھ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ پالک کا نام سن کر میرے پٹھوں میں تشنج شروع ہو جاتا ہے۔ اور جسم پر کپکپی ہونے لگتی ہے۔ آج ہی کھانے میں ساگ تھا۔ جب میں نے اس کے متعلق پوچھا اور بتایا گیا۔ کہ پالک کا ساگ ہے۔ تو یہی حالت ہوئی۔ میں نے اس کے اٹھا لینے کے لئے کہا۔ اور پھر پندرہ بیس منٹ کے بعد میری حالت برقرار ہوئی۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ جب میں کسی بیمار کے پاس جاؤں۔ خود بیمار ہو جاتا ہوں۔ اور بخار ہو جاتا ہے۔

(۱۵ اکتوبر ۱۹۲۱ء ظہر)

گم شدہ اشیاء کی بازیابی ایک حمایل شریف اور دو عجیب شیشیاں جو کشمیر سے واپسی کے وقت گم ہو گئی تھیں۔ پیش کی گئیں فرمایا میرا بستر بھی مل گیا ہے عام طور پر تو اگر ریلوے والوں کو لکھا جائے تو جلد جواب بھی نہیں ملتا۔ گر یہاں ان کو لکھنے ہی کو تھا کہ ان کی طرف سے خود اطلاع آگئی کہ آپ کا بستر مل گیا جس کا پتہ یوں لگا کہ بستر کھولا تو اسمیں چند خط میرے نام کے تھے۔

(بعد نماز عصر)

خود مبلغ بنو ایک صاحب نے مبلغ کے لئے درخواست کی فرمایا خود تبلیغ کرو اور اپنی اصلاح کرو اتنی جماعت عالموں کے ذریعہ نہیں ہوئی۔ بلکہ تاجروں۔ زمینداروں دوکانداروں وکیلوں طبیبوں کے ذریعہ بنی ہے۔

(۱۷ اکتوبر بعد نماز ظہر)

یورپ کیلئے مسیح موعودؑ کے مضامین مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا آپ حضرت صاحب کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔ اس قسم کے مضامین انتخاب کریں جن میں حضرت صاحب نے بتایا ہو کہ میں کس کام کے لئے آیا ہوں اور میں دنیا کو کیا سکھانا چاہتا ہوں۔ یا جن میں روحانی تعلیم پر زور دیا گیا ہو۔

فرمایا خطبہ الہامیہ کے ترجمہ کی ضرورت ہے یہ امریکہ کے لوگوں کے مناسب حال ہے۔

فرمایا اب یورپ میں زیادہ تحقیقات کا اثر نہیں ہوتا بلکہ ان کو بتایا جائے کہ ہم تمہیں کدھر بلاتے ہیں۔

حضرت مہدی موعودؑ کی ایک بے نظیر تفسیر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے عرض کیا کہ آئینہ کمالات کے حصہ التبلیغ میں حضرت اقدس نے الطارق کی نہایت لطیف اور پر معارف تفسیر فرمائی ہے اور اس کے متعلق دعویٰ کیا ہے کہ اس تفسیر میں مَیں ۱۳ سو برس میں منفرد ہوں۔

جو میسر ہو اس سے ضرور فائدہ اٹھایا جائے جناب چودھری نصر اللہ خاں صاحب وکیل نے اپنے صاحبزادے عبد اللہ خان صاحب کا خط پیش کیا جو ایف اے میں پڑھتے ہیں کہ ان کو ڈاکٹر مشورہ دیتے ہیں وہ تعلیم چھوڑ دیں کیونکہ ان کی صحت کے خطرے میں پڑ جانیکا اندیشہ ہے۔ حضور سے چوہدری صاحب موصوف نے مشورہ طلب کیا۔

حضور نے فرمایا آپ ان کو فوراً دھرم پور میں بھیجدیں۔ کیونکہ وہاں ان امراض کے اکسپرٹ رہتے ہیں۔ اور فرمایا جو چیز ملک کو میسر ہو کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

اپنے مرض کے متعلق فرمایا کہ کئی ڈاکٹروں نے دیکھا ہے اور کہا کہ ہمیں مرض کا پتہ نہیں لگتا۔ البتہ اعصاب پر اثر ہے۔

(۱۷ اکتوبر بعد نماز عصر)

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی ملاقات حضرت نواب محمد علی خاں صاحب اور آپ کے صاحبزادے خان محمد عبد اللہ خاں صاحب نے ملاقات کی۔ حضرت نواب صاحب نے بیٹھتے ہی عرض کیا کہ حضور کی صحت کا کیا حال ہے؟ فرمایا۔ کشمیر میں ابتداءً اچھی رہی آخر میں خراب ہو گئی۔ یہاں واپس آنے پر اچھی رہی مگر پرسوں سے بخار شروع ہو گیا۔ کل کم ہو گیا تھا۔ اور آج دو بجے تک نہیں ہوا۔ دریافت فرمایا کہ مالیر کوٹلہ میں تبلیغ کا کیا حال ہے۔ نواب صاحب نے عرض کیا کچھ نہ کچھ سلسلہ تبلیغ جاری ہے۔ وہ بھی اس مباحثہ کے بعد شروع ہوئی ہے۔

ایک شیعہ کا قصہ ایک شیعہ صاحب کے متعلق ذکر پر فرمایا شیعیت کی اصلاح مشکل ہے۔ حضرت صاحب (مسیح موعودؑ) نے ایک قصہ بیان فرمایا تھا کہ ایک شیعہ مرنے لگا۔ اس کے بیٹے نے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کریں اور کوئی نیک کام بتائیں۔ جسپر میں آپ کے بعد عمل کروں۔ اس نے کہا میں تمہیں پہلے جو کچھ بتا چکا ہوں وہی عمل کے لئے کافی ہے۔ یہ فقرہ اس نے اس انداز سے کہا کہ جس سے بیٹے کے دل میں خواہش پیدا ہو کہ کچھ اور بھی بتائینگے۔ اس لئے اس نے اصرار کیا کہ کچھ اور بھی بتا دیجئے۔ باپ نے کہا کہ میں تمہیں ایک راز کی بات بتاتا ہوں جو کسی کو نہ بتانا۔ اور بیٹے سے کہا تھوڑا سا بغض امام حسنؓ سے بھی رکھنا۔ بیٹے نے حیران ہو کر کہا یہ کیوں۔ اس نے کہا اگر امام حسنؓ اپنی کمزوری نہ دکھاتے جو انہوں نے خلافت سے دست بردار ہو کر دکھائی تو ہمیں یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ بیٹے نے کہا ہاں یہ تو ہوا۔ کچھ اور بھی بتائیے۔ اس نے کہا بس اور کیا کرو گے یہ کافی ہے۔ بیٹے نے کہا نہیں کچھ اور بھی بتائیے۔ باپ نے کہا اور بات بہت سخت ہے تم اس کو برداشت نہ کر سکو گے بیٹے نے اصرار کیا تو باپ نے کہا۔ کچھ بغض حضرت علیؓ سے بھی رکھنا چاہیئے۔ بیٹے نے کہا۔ ہیں ان سے کیوں۔ باپ نے کہا امام حسنؓ سے بڑھکر قصور حضرت علیؓ کا ہے۔ وہ شیر خدا تھے۔ کیوں دب کر بیٹھے رہے اور ابوبکر۔ عمر۔ عثمان تینوں منافقوں کو خلیفہ بننے دیا چاہیئے تھا کہ تلوار لیکر کھڑے ہو جاتے۔ اور تینوں کو پرے بٹھا دیتے۔ کربلا کے پیاسوں کے خون کا گناہ تو حضرت علیؓ ہی کی گردن پر ہے۔ بیٹے نے کہا یہ بھی سہی۔ کچھ اور۔ باپ نے کہا وہ اس سے بھی بڑی بات ہے۔ بیٹے نے کہا آپ بتائیں۔ میں اس کو بھی برداشت کر لونگا۔ کہنے لگا کچھ کچھ بغض آنحضرتؐ سے بھی رکھنا۔ بیٹے نے کہا یہ کیوں۔ ان کا کیا قصور اس نے کہا قصور نہ امام حسنؓ کا ہے نہ حضرت علیؓ کا قصور تو اصل میں آنحضرتؐ کا ہی ہے۔ جب وہ جانتے تھے۔ کہ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان وغیرہ منافق ہیں اور میرے سچے جانشین حضرت علیؓ ہیں تو کیوں نہ انہوں نے سب صحابہ کو اور ان منافقوں کو مجبور کیا کہ حضرت علیؓ کی بیعت کریں۔ بہتر طریق تو یہ تھا۔ کہ اپنے سامنے سب سے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کرا دیتے

کیوں اشاروں اشاروں میں باتیں کرتے رہے۔ بیٹے نے کہا خیر ان سے بھی بغض سہی کچھ اور بھی وصیت فرمائیے باپ نے کہا کچھ بغض جبرائیل سے بھی رکھنا۔ بیٹے نے پوچھا اس سے کیوں باپ نے کہا موجب فساد تو یہی ہے خدا نے کسی کو نبی اور رسول بنایا اور اس کے نام پیغام دیا مگر اس نے بجائے اس شخص کے (مراد حضرت علیؓ) جس کے نام پیغام تھا آنحضرتؐ کو دیدیا اس سے اتنا نہ ہو سکا کہ اب اہم پیغام ہے میں دیکھ تو لوں۔ کہ کس کے نام ہے۔ لیکن نہیں بجائے علی کے آنحضرت کو نبی بنا گیا۔ نہ وہ ایسی خطرناک غلطی کرتا۔ نہ یہ تمام آفت آتی۔ اتنے میں اسکا دم آخر ہو گیا۔ پھر کسی نے لطیفہ آگے یہ اور ملا دیا کہ اسکو مہلت نہ ملی ورنہ پھر اسنے یہ کہنا تھا کہ اصل نقص تو خدا تعالیٰ کا ہے جس نے ایسے "نالایق" کی معرفت پیغام بھیجا جس نے اتنی خوفناک غلطی کا ارتکاب کیا

حضرت نواب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں ایک شیعہ ملازم تھا اسنے ایک دفعہ کہا کہ اگر امام مہدی بھی آکر ہمیں تعزیہ داری وغیرہ سے روکیں تو ہم ان کا بھی انکار کر دینگے۔

شیعوں کی واقفیت

خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ ڈلہوزی میں ایک عالم سے تو نہیں ایک شیعہ سے گفتگو ہوئی۔ لوگ بوجہ اس کے کہ وہ بہت باتونی تھا اسکو مولوی صاحب مولوی صاحب کہتے تھے۔ اس نے دریافت کیا کہ الائمۃ من القریش کی حدیث کو آپ مانتے ہیں میں نے کہا کہ ہاں۔ اسپر مجھے خیال آیا کہ یہ خلفاء کو تو مانتے نہیں پھر اس حدیث کو پیش کرنے سے شاید حضرت صاحب پر اعتراض کرنا مقصود ہو۔ یا خلافت و امامت پر کوئی بحث کرے۔ مگر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب اس نے کہا کہ اچھا آپ جب مانتے ہیں تو پھر بتلائیے کہ ابوبکر و عمر و عثمان کیسے آنحضرت صلعم کے خلیفہ ہو گئے کیونکہ وہ تو قریش میں سے نہ تھے۔

پھر اسی نے کہا کہ بخاری کا کیا اعتبار ہے اس میں دس ہزار حدیثیں تو جھوٹی ہیں۔ میں نے کہا کہ تکرار کو چھوڑ کر دو ہزار تو اس میں حدیثیں ہیں۔ دس ہزار جھوٹی اور کہاں سے آگئیں۔

حضرت نواب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں ایک دفعہ ایک بڑے عالم شیعہ آئے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ مولانا آپ نے کتنے علوم پڑھے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ چودہ علوم۔ میں نے کہا قرآن کی تفسیر دیکھی ہے۔ کہا وہ تو کتابوں میں ہے جب چاہیں دیکھ لینگے۔ حدیث اور قرآن وغیرہ سب دینیات کے متعلق انہوں نے یہی کہا کہ وہ عربی میں ہیں جب عربی آتی ہے تو ان کا جاننا کیا مشکل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ شیعہ اور عموماً دوسرے فرقوں کے مولوی قرآن کریم کے ترجمہ کے نزدیک جانا تو گویا کفر سمجھتے ہیں۔

بیعت

اس کے بعد ان دو اصحاب نے بیعت کی۔

(۱) مولوی عبد القادر صاحب۔ قادرپور۔ ضلع مظفر گڑھ

(۲) مستری نواب الدین صاحب قادیان

غیر احمدیوں کی قرآن دانی

بیعت کے بعد پھر وہی سلسلہ کلام شروع ہوا۔ حضور نے فرمایا میں نے ایک اردو کے رسالے میں ایک مضمون پڑھا تھا جس میں کل یوم ھو فی شان* کی آیت کو مضمون نگار نے ٹیپ کا بند بنایا تھا اور اس کے معنے یہ کئے تھے۔ کہ ہر ایک دن کے اثرات جدا ہوتے ہیں اور اس آیت کو اس نے بہت بار دہرایا تھا۔ اسی طرح مولوی ابو الکلام صاحب کے ایک مضمون مندرجہ البلاغ کے متعلق فرمایا کہ انہ لا یفلح الظالمون کے معنے انہوں نے یہ کئے تھے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ ظالموں کو کامیاب نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ معنے صریحاً غلط ہیں۔

قرآن اور وفات مسیح

اسی ذکر کے دوران میں کہ مولوی صاحبان قرآن کریم سے کس طرح بچتے ہیں۔ فرمایا میاں نظام الدین صاحب لدھیانوی جنہوں نے بہت سے حج کئے تھے۔ اور جن کو ہم حاجی جی حاجی جی کہا کرتے تھے۔ ان کا واقعہ ہے کہ وہ ابتدا میں حضرت صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے یہ کیا فساد مچا رکھا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے تو کوئی فساد نہیں مچایا۔ البتہ اختلاف ضرور ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا آپ قرآن سے روگرداں ہیں آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے کہا اچھا پھر آپ جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے اگر قرآن کریم کی سو آیت حیات مسیح کے ثبوت میں آپ کو دکھائی جائے۔ تو آپ مان لینگے۔ حضرت صاحب نے فرمایا سو کیا اگر ایک آیت سے بھی حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہو جائے تو ہم مان لینگے۔ انہوں نے کہا نہیں ایک میں تو شاید انکار کی گنجائش نکل آئے۔ مگر سو کے بعد تو آپ کو کوئی عذر نہیں رہیگا۔ آپ نے فرمایا میں تو کہتا ہوں کہ اگر ایک آیت بھی حضرت مسیح کی حیات ثابت کرے تو میں اپنے عقیدے کو چھوڑ دونگا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کے متعلق مولویوں سے یہی کہا تھا کہ وہ ایسے آدمی نہیں جو قرآن کو نہ مانتے ہوں۔ تو میں ابھی لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ بڑی خوشی سے مولوی محمد حسین کے پاس گئے۔ اور کہا کہ نواب میں مرزا صاحب سے توبہ کرا آیا ہوں۔ بس تم تھوڑا سا کام کر دو۔ میں نے ان کو کہا تھا کہ سو آیت حضرت مسیح کی حیات کے متعلق لاتا ہوں مگر وہ کہنے لگے ایک ہی ہو تو میں مان لونگا۔ اس لیے تم کم از کم دس آیتیں نکال دو۔ وہ مان لینگے۔ مولوی محمد حسین یہ سنکر بہت خفا ہوئے اور کہا کہ تم نے تو کام ہی خراب کر دیا۔ میں تو اتنے عرصہ سے اسکو حدیث کی طرف لا رہا ہوں اور وہ قرآن کی طرف بلا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کیا قرآن سے کوئی ثبوت نہیں ملتا مولوی محمد حسین اسکا تو کوئی جواب نہ دیں۔ اور یہ کہتے جائیں تو بیوقوف ہے یہ بحثیں تو حدیث ہی میں چلتی ہیں۔ تو نے بہت غلطی کی کہ مرزا سے وعدہ کر آیا۔ کہ میں قرآن کی آیت لاتا ہوں وہ وہاں سے مایوس ہو کر حضرت صاحب کے پاس آئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

(۱۹ ر اکتوبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

ایسے لوگ جنہوں نے خلافت اول میں بیعت نہیں کی

ڈاک پیش ہوئی ایک صاحب نے بیعت خلافت کا خط لکھا تھا۔ اس کی بنا پر فرمایا کہ ایسے بھی اشخاص ہیں جنہوں نے حضرت صاحب کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اول کی بیعت نہیں کی تھی۔ ان صاحب نے لکھا ہے کہ وہ پہلے قائل خلافت نہ تھے۔ مگر اب دل محسوس کرتا ہے کہ بیعت ضرور کرنی چاہیے

کھدر پوشی

نائب ایڈیٹر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ لوگوں کی طرف سے سوال کرتے ہیں کہ بعض میونسپلٹیاں اپنے ملازمین کو مجبور کر رہی ہیں کہ وہ کھدر نہ پہنیں اس کے متعلق اعلان کر دیا جائے۔ کہ چونکہ گورنمنٹ کا ابتک کوئی ایسا قانون نہیں ہے جس میں کھدر پہننے سے منع کیا گیا ہو۔ اس لئے اگر کسی ملازم کو اسکا حاکم حکم دیتا ہے۔ کہ وہ کھدر نہ پہنے تو اسکو مان لینا چاہیے۔ کیونکہ کھدر پہننے میں نہ کوئی شرعی روک ہے نہ یہ حرام ہے نہ منع ہے۔ اپنی ملازمت کے وقت میں بیشک کھدر نہ پہنیں۔ اور اس کے بعد جو چاہیں پہنیں۔

* یہ آیت اللہ تعالیٰ سے متعلق ہے۔ الفضل

نام رکھوانے کی رسم

ڈاک کے چند جواب طلب خطوط کے بعد ایسے خطوط پیش ہوئے۔ جن میں احباب نے اپنے بچوں کے نام رکھنے کی درخواست کی تھی۔ چند نام بتلانے کے بعد ابھی جبکہ اور بہت سے خطوط باقی تھے فرمایا۔ کہ ناموں کے اس قدر خطوط سے طبیعت پر بہت بوجھ پڑتا ہے۔ اور برا معلوم ہوتا ہے۔ کیا ہمارا کام نام رکھنا ہی رہ گیا ہے اور فرمایا کہ یہ ایک رسم ہی ہے۔

کشمیریوں کی عجوبہ پرستی اور جھوٹے آثار

اس ذکر میں کہ نعمت اللہ صاحب ولی کہاں ہوئے تھے کشمیر کا بھی ذکر آگیا۔ تبسم ہو کر فرمایا وہ کونسا نبی یا ولی یا بزرگ ہے جو کشمیر میں نہیں ہوا۔

ایک مقام پر کشمیر میں ہمارے حافظ روشن علی صاحب نے وہ علم دیکھا۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں تھا۔ حافظ صاحب نے اس علم کے ذکر میں بیان کیا۔ کہ اس کے کشمیر آنے کا قصہ اسطرح سنایا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ پر ایک حبشی ایمان لایا تھا۔ جب آپ نے آنحضرت کی آمد کی پیشگوئی کی تو اس حبشی نے حضرت عیسیٰ سے درخواست کی کہ دعا کریں۔ میں اس نبی کا زمانہ پاؤں حضرت عیسیٰؑ نے دعا کی جو مستجاب ہوئی۔ اور اس حبشی نے آنحضرت کا زمانہ پایا۔ پھر آنحضرت نے علی ہمدان کی پیشگوئی فرمائی۔ اس پر حبشی نے عرض کیا کہ حضور حضرت عیسیٰ نے آپ کے زمانہ تک پہنچایا تھا۔ کیا آپ علی ہمدان تک نہیں پہنچا سکتے۔ آنحضرت نے دعا کی اس حبشی نے علی ہمدان کا زمانہ پایا۔ اس طرح یہ علم یہاں پہنچا۔ حافظ صاحب نے کہا کہ میں جب وہاں گیا تو ان لکڑیوں پر کپڑا چڑھا ہوا تھا۔ میں پاس جانے لگا تو مجاوروں نے روکا مگر میں نے کہا بھائی دیکھنے تو دو۔ تھوڑا سا کپڑا اٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو دیار کی لکڑیاں تھیں۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ دو کیوں ہیں اسنے کہا یہ ٹوٹ گیا تھا دوسرا آیا تو اس نے بتایا کہ ایک علم ہے اور دوسری آنحضرت کے خیمہ کی چوب۔ یہ لکڑیاں بہت موٹی موٹی ہیں۔

بیعت

اس کے بعد ایک شخص علی خاں نے بیعت کی۔

رباعی

دعا صادق کی ہے ہم نیک اور بھی تک پہنچائیں
امام وقت کی تعلیم کو ہر گھر میں پہنچائیں
جو رضی اللہ عنہم کا خطاب حق سے ہم کو
رضوا عنہ کی پھر ہم بھی سند اللہ سے پائیں

صادق حسین [illegible]

تمباکو نوشی

(از جناب حکیم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی ازکوہری)

جنوبی امریکہ کے اصلی باشندوں میں تو زمانۂ قدیم سے تمباکو کا استعمال چلا آتا تھا۔ مگر پندرھویں صدی عیسوی کے آخری ماہ وسنال اپنے وقت کی اس نامبارک یادگار کی وجہ سے بدنام ہیں۔ جنمیں کہ تمباکو یورپ میں لایا گیا۔ اور انگلستان میں سب سے اول سر والٹر ریلے نے پائپ ایجاد کر کے پرانی دنیا میں اس سیاہ اور مکروہ بدعت کی بنیاد ڈالی۔ تمباکو آہستہ آہستہ اپنے قدم یورپ میں جمارہا تھا۔ حتیٰ کہ وہ وقت آپہنچا۔ جبکہ سترھویں صدی عیسوی کے آغاز میں پرتگالی سوداگروں نے عہد اکبری کی شہرت سن کر ہندوستان کا رخ کیا۔ اور اپنی اشیائے تجارت میں دوسری چیزوں کے علاوہ اس زہریلی بوٹی کو بھی لائے۔ جسے تمباکو کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

ابتداءً بعض ممالک میں تمباکو کی سرکاری طور پر مخالفت کی گئی۔ چنانچہ انگلستان میں ملکہ الزبتھ۔ شاہ جیمس اور شاہ چارلس نے تمباکو نوشی کی ممانعت میں تحریری احکام نافذ کئے۔ اور خلاف ورزی کرنیوالوں کو جرمانہ کی سزا دی گئی۔ جہانگیر نے اپنے چودھویں سن جلوس میں تمباکو نوشی کی ممانعت کا حکم نافذ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جو شخص تمباکو پئیگا۔ اس کے ہونٹ کاٹ دیئے جائینگے۔ چنانچہ کئی ایک خلاف ورزی کرنے والوں کا منہ کالا کر کے اور گدھے پر سوار کر کے ان کی تشہیر بھی کی گئی۔ (دیکھو خلاصۃ التواریخ)

غرض ایک طرف یہ تمام مخالفتیں تھیں۔ اور دوسری طرف تمباکو نوشی کی ایک لہر تھی۔ جو تمام مخالفتوں کے خس و خاشاک کو بہا کے لئے جاتی تھی۔ اور ہنوز سترھویں صدی اپنی انتہا کو نہیں پہنچی تھی۔ کہ تمباکو ایشیا و یورپ کے تمام ممالک میں ایک عام استعمال کی چیز سمجھا جانے لگا۔

تمباکو نوشی کا رواج نہ صرف عوام میں تھا۔ بلکہ صوفی اور فقیر کہلانیوالے بھی اس کی دست برد سے نہ بچ سکے اور ایک ایسا وقت آیا کہ حقّے کے وجود پر تصوف کے علم کلام اور حقائق کی مشق ہونے لگی۔

واضح ہو کہ تمباکو بھی افیون و بھنگ۔ اجوائن خراسانی کی طرح ایک نباتاتی دوا ہے۔ سو اس کا استعمال حسب ضرورت بطور دوا کے ہونا چاہیئے نہ کہ بطور دل لگی کے۔ ابتدا میں جب کوئی شخص تمباکو نوشی شروع کرتا ہے۔ تو اس کا سر چکراتا ہے۔ متلی و قے ہوتی ہے۔ دل ڈوبتا ہے۔ اور جسم پر پسینہ آتا ہے۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تمباکو کوئی ایسی چیز نہیں۔ جسے قدرت نے عام استعمال کے لئے پیدا کیا ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو مذکورہ بالا طبعی موانع و عوارض ہرگز پیدا نہ ہوتے۔ مومن چونکہ قدرت کا عاشق ہوتا ہے۔ لہذا یہ بات اس کی شان مومنانہ کے خلاف ہے۔ کہ وہ قدرت کی اضداد کا استعمال قدرت کے قانون کے خلاف کرے۔

علاوہ ازیں اگر ہم حقہ نوش کی اس ہیئت کذائی کا تصور کریں۔ جبکہ حقہ سامنے ہو۔ اور ایک ثقہ انسان کش پر کش لگا رہا ہو۔ دھواں فراٹے بھرتا ہوا اور پیچ و تاب کھاتا ہوا اس کے منہ اور نتھنوں سے نکل رہا ہو۔ تو ایک بھلا چنگا معقول آدمی کسی اخبار کا کارٹون نظر آتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کی حرکتیں مومنانہ وقار کے خلاف ہیں۔

سرکاری طور پر اور اطبا کی طرف سے بھی تمباکو نوشی کے مضار اور نقصانات بارہا ظاہر کئے جا چکے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ جس قدر تمباکو نوشی کے مضار کی اشاعت زیادہ ہوئی۔ اسی قدر طبائع کا میلان تمباکو نوشی کی طرف زیادہ ہوتا گیا اور

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شمایک تن نہ شد اسرار جو

کا نظارہ دیکھنے میں آیا۔ خاکسار راقم تمباکو نوشی کے ان نقصانات کا خلاصہ درج ذیل کرتا ہوا جن پر کہ مغربی و شرقی اطبا کا اتفاق ہے۔ امید کرتا ہے کہ خاکسار کی معروضات کو (جو گذشتہ تحریکات کے لئے بطور تائید مزید کے ہیں) بے نیازی و بے پروائی کے کانوں سے نہیں سنا جائیگا۔ بلکہ ان سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد نہ صرف اپنے دل کے ساتھ ترک عادت کا ایک قطعی فیصلہ کرنا ہوگا۔ بلکہ اس آواز کو اپنے تمام بھائیوں تک بھی پہنچانے کی کوشش کی جائیگی۔

متواتر تجارب کے بعد یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ گئی ہو کہ اختلاج قلب (دل دھڑکنا) کے سو بیماروں میں سے ۹۰ بیمار وہ ہوتے ہیں۔ جو حقہ نوش ہوتے ہیں۔ واضح ہو

کہ روغن تمباکو کے تین تین قطروں سے بلی و کتے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ حقے کی نے کی میل تھوڑی مقدار میں سانپ کے منہ میں دینے سے سانپ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور تمباکو کے ڈیڑھ ماشہ کے جوشاندے سے جو ضرورتاً بعض بیماروں کو دوبارہ سہ بارہ دیا گیا۔ کئی مریض تلف ہو گئے۔ اب غور فرمانے کا مقام ہے کہ اس قسم کی مہلک چیز تمباکو نوشوں کے وجود میں کیا کیا کچھ خرابیاں نہ پیدا کرتی ہوگی۔ عموماً جب تمباکو کے نقصانات بیان کئے جاتے ہیں۔ تو بعض دوست بے پروائی کے ساتھ ہنس کر ٹال دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ تمباکو کوئی مضر چیز نہیں۔ اگرچہ یہ صحیح ہے۔ کہ خال خال اشخاص میں تمباکو کے نقصانات چنداں محسوس نہیں ہوتے۔ مگر رفتہ رفتہ اس کا مضر اثر انہیں ضرور محسوس ہوتا ہے۔ بات فی الحقیقت یہ ہے۔ کہ جس چیز کی عادت ہو جاتی ہے۔ اس کے نقصانات ظاہری طور پر محسوس نہیں ہوتے اور اس عدم احساس کو بعض لوگ عدم نقصان کی دلیل قرار دے لیتے ہیں۔ جو کسی طرح صحیح نہیں۔

تمباکو کا استعمال عضلات کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔ اور پٹھوں کا کمزور ہو جانا اور دائمی قبض کا پیدا ہونا اس کے لازمی نتائج ہیں۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ تمباکو مخرج بلغم (بلغم خارج کرنیوالا) ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ بلکہ برعکس اسکے تمباکو مولد بلغم (بلغم پیدا کرنیوالا) ہے۔ تمباکو نوشی سے ضعف بصارت کی شکایت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑوں پر تمباکو نوشی کا براہ راست اثر پڑتا ہے۔ جس سے عموماً پرانی کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ سل چونکہ ایک متعدی مرض ہے۔ لہذا اس حقہ کے استعمال سے جسے مسلول نے استعمال کیا ہو۔ عموماً سل کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی وارداتیں عموماً ہوتی رہتی ہیں۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ ان باتوں کی طرف کسی کا خیال نہیں جاتا۔

تمباکو جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے۔ سترخی عضلات (عضلات کو ڈھیلا کر دینے والا) ہے۔ لہذا آلات باہ پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں دل و دماغ کو کمزور کر کے بالواسطہ طور پر ضعف باہ پیدا کرتا ہے۔

تمباکو قوائے دماغی کا بھی دشمن ہے۔ چنانچہ حافظہ پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اور بیخوابی، سر چکرانا اور بعض اوقات نازک مزاجوں کی دیوانگی جیسے دماغی عارضے تمباکو نوشی کے ثمرات ہیں۔

غرض تمباکو نوشی نہ صرف صحت کی بنیاد کی غارتگر ہے۔ بلکہ اخلاقی اور اقتصادی طور پر بھی ایک راہزن ثابت ہوئی ہے۔ تمباکو نوشی کی وجہ سے جس قدر اموات دنیا میں واقع ہوتی ہیں۔ اور جس قدر روپیہ محض اسراف کے طور پر اس پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر ہم ان واقعات اور رپورٹوں کو عبرت کی آنکھوں سے دیکھیں۔ اور توجہ کے کانوں سے سنیں۔ تو ہم ان آفتوں کا کسی قدر تصور کر سکینگے جو تمباکو نوشی کی وجہ سے بنی نوع انسان کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مگر حیرانی حیرت میں ڈوب جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تمباکو نوشی سے پیدا ہونیوالی بدقسمتیوں کو نہ صرف خوشی سے برداشت کیا جاتا ہے۔ بلکہ مزید برآں زہر کو تریاق کہا جاتا ہے۔ اور تخم حنظل کو شہد فائق کا درجہ دیا جاتا ہے۔

ہم بصیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ وقت قریب آگیا ہے۔ کہ دنیا سے تمباکو نوشی کی عادت نافرجام کی بیخ کنی کر دی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۲۰ء میں اپنی تقریر کے دوران میں تمباکو نوشی کی تردید میں چند فقرات بیان فرمائے۔ اور اس عادت کے ترک کر دینے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ جس کا نتیجہ میں نے اسی روز یہ دیکھا۔ کہ بیسیوں لوگ کہ تمباکو نوشی جن کی طبیعت ثانی ہو گئی تھی۔ حقے سے روگرداں ہو گئے۔ اور جلسہ کے بعد الفضل کے کالموں میں حقہ چھوڑنیوالوں کی فہرستیں شائع ہونی شروع ہو گئیں۔ جن کا سلسلہ آج تک چلا آتا ہے۔

بعد ازاں ان احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے جو اب تک حقہ نہ ترک کر سکنے کی مجبوری میں ہیں (کیونکہ کوئی احمدی ایسا نہ ہو گا۔ جس کے دل میں تمباکو نوشی کے ترک کرنے کی خواہش نہ ہو) کہ وہ جس قدر جلد ہو سکے۔ تمباکو کی غلامی سے آزاد ہونے کی کوشش کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس بارے میں اپنی خواہش کا اظہار فرما چکے ہیں۔ بعد ازاں الفضل میں متعدد دفعہ تحریک ہو چکی ہے۔ پھر آپکے کثیر التعداد بھائیوں کا عملی نمونہ آپ کے سامنے ہے۔ پس ہر رنگ میں آپ پر حجت پوری ہو چکی ہے۔ اور کوئی لنگڑا عذر بھی باقی نہیں۔ جو اپنی پردہ پوشی کرنے کے لئے پیش کیا جا سکے۔ پس وقت ہے۔ کہ تمباکو نوشی کی عادت ترک کر کے اپنے اور غیر اقوام کے درمیان ایک امر تمیز پیدا کریں۔ کیا یہ بات افسوس آفریں نہ ہوگی۔ کہ جو جماعت کل دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ رکھتی ہو۔ اس کے بعض افراد تمباکو کے مقابلے میں شکست کھا جائیں۔

آخر میں چند باتیں ایسی تحریر کی جاتی ہیں۔ جو تمباکو نوشی ترک کرنیوالے اشخاص کو مدنظر رکھنی چاہئیں۔

(ا) چونکہ حقہ ایک مکروہ و بدبودار چیز ہے۔ اور ہر لطیف چیز مکروہ چیز سے نفرت کرتی ہے۔ لہذا عبادت کے ذریعہ روح جس قدر زیادہ لطیف ہو گی۔ اسی قدر طبیعت کو تمباکو نوشی سے نفرت ہو گی۔ پس بالخصوص جن ایام میں کہ حقے کی عادت کے خلاف جنگ ہو۔ خشوع و خضوع کے ساتھ فریضہ نماز کے علاوہ نفل پڑھنے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ سے اس عادت کے ترک کرنے کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔

(ب) حقہ وغیرہ چھوڑنیوالے اشخاص کو چاہیئے۔ کہ وہ اسے یکدم چھوڑ دیں۔ وہ لوگ جو اسے بتدریج چھوڑنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ عموماً کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

(ج) ترک عادت کے بعد اگر طبیعت حقہ وغیرہ کی خواہش کرے۔ تو اسوقت الائچی خورد ایک عدد اور مریچ سیاہ ایک عدد منہ میں ڈالکر عرق چوسیں۔

(د) عزم بالجزم کر لیا جاوے۔ کہ خواہ طبیعت کس قدر میل کیوں نہ کرے۔ اور خواہ کس قدر تکلیف کیوں نہ ہو حقہ وغیرہ ہرگز نہ پئیں گے۔ غور کرنا چاہیئے۔ کہ یہ ایک ضمیر صافی اور نفس امارہ کے درمیان جنگ ہے۔ اگر اس تمام کشمکش کے بعد نفس امارہ پھر غالب آ گیا۔ تو یہ انتہا درجے کی ندامت ہو گی۔

(ر) تمباکو پینے کی خواہش پھیپھڑوں میں محسوس ہوا کرتی ہے۔ پس پھیپھڑوں میں مصفا ہوا کا گذر جس قدر زیادہ ہوگا۔ اسی قدر ان کو تمباکو کے بدبودار دھوئیں سے نفرت ہو گی۔ چنانچہ اس بات کا تجربہ کیا گیا ہے کہ ورزش کے بعد تمباکو نوشی کے راسخ عادیوں کو بھی کچھ دیر تک

حقہ برا معلوم ہوتا ہے۔ پس اگر ممکن ہو سکے۔ تو تمباکو نوشی کی عادت کو ترک کرنے کے ایام میں حسب دلخواہ کوئی نہ کوئی ورزش بھی شروع کر دیں۔

(س)۔ ترک عادت کے بعد اگر تمباکو نوشی کی عادت کسی وقت غلبہ کرے تو اشغال۔ تسبیح و تہلیل۔ تلاوت قرآن شریف یا کسی اور مذہبی دلچسپ کتاب میں طبیعت کو مصروف کر دینا چاہیئے۔

(ص)۔ اگر تمباکو نوشی یک دم ترک کر دی جائے۔ اور اس وجہ سے بعض اشخاص کو نفخ یا قبض کی شکایت پیدا ہو جائے۔ تو وقتی طور پر کسی خوش ذائقہ اور مطیب جوارش یا چورن کو استعمال کر لینا چاہیئے۔ اور رفع قبض کے لئے کسی مقامی طبیب یا ڈاکٹر سے مشورہ لے لینا چاہیئے۔ یہ تکلیف ایک ہفتہ یا زیادہ سے زیادہ دو ہفتے تک رہیگی۔ بعد ازاں طبیعت خود بخود بحال ہو جائیگی۔ مزید سہولت کے لئے ایک ایک نسخہ قبض و نفخ کا درج کر دیا جاتا ہے۔ اصحاب ضرورت فائدہ اٹھالیں۔

نسخہ قبض | صبر سقوطری۔ شحم حنظل۔ ریوند چینی ہر ایک ۱½ ماشہ سب کو باریک پیسکر گوند کتیرا کے لعاب میں ۱۲ گولیاں بنائیں۔ ایک یا دو گولیاں رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔

نسخہ دافع نفخ و ہاضم طعام | زنجبیل ایک تولہ۔ سانج ہندی ۶ ماشہ دارچینی ۶ ماشہ۔ قرنفل ایک تولہ خولنجان ۶ ماشہ۔ سنبل الطیب ۶ ماشہ۔ جوزبوا ۶ ماشہ درونج عقربی ۲ تولہ۔ شہد خالص ۱۸ تولہ ۔ ادویہ مذکورہ کو خوب باریک پیس کر شہد میں ملائیں۔ مقدار خوراک ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ۔ ہاضم طعام ہونے کے علاوہ مقوی معدہ اور مشتہی اور مطیب بھی ہے۔

وی پی الفضل کے

جن دوستوں کی قیمت الفضل ماہ اکتوبر میں ختم ہوتی ہے ان کے نام نومبر کے پہلے ہفتے میں وی پی کئے جائینگے وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں وی پی انکاری کرنے سے اخبار تا وصولی قیمت بند رہیگا۔ بعض اصحاب کسی مجبوری سے تو وی پی واپس کرتے ہیں اور پھر قیمت بھیجنے میں سستی کر دیتے ہیں جن کی وجہ سے خریداران الفضل کی تعداد کم ہو جاتی ہے ۔ مہربانی کر کے ایسا نہ ہونے پائے۔ مینیجر الفضل قادیان

شہید مرحوم کے حالات چھپ گئے

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی نے یہ حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرائے میں لکھے ہیں۔ ۴۲ صفحہ حجم۔ اس رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت الٰہی نظر آتے ہیں۔ ایسا دل آویز بیان ہے کہ اول سے آخر تک پڑھنے کے بغیر رسالہ ہاتھ سے نہیں رکھا جائیگا۔

ساڑھے تین آنہ کے ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔ وی پی طلب کرنا ہو تو کم از کم تین کتابوں کا۔ نمبر ۳۰۔ ۱۷ ر اکتوبر کے پرچہ الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں سید احمد نور صاحب نے حضرت مولوی عبد اللطیف مرحوم کے حالات لکھے ہیں جن سے احمدیت پر ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ ایسی کتاب ہے کہ چاہیئے اسکو ہر شخص پڑھے اور اپنے ایمان میں ترقی کرے۔

سید احمد نور مہاجر کابلی قادیان۔ پنجاب

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ قسم دوم ۸ر فی تولہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی اور سوتی لُسری۔ صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان۔ پنجاب

وقت آرہا ہے

جبکہ ان میں سے اکثر کتابیں ڈھونڈی نہ ملینگی۔ کیونکہ ان کی کوئی بڑی تعداد موجود نہیں۔ اور جوں جوں ارباب بصیرت انھیں بغور و توجہ پڑھتے ہیں۔ انکی قدر بفضل خدا روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ موجودہ ذخیرہ ختم ہونے پر خدا جانے پھر کب چھپیں یا نہ چھپیں۔ اسلیئے شائقین ان کا ایک اک نسخہ ابھی منگالیں۔ تو اچھا ہے۔

معین المبلغین ۱۹ فصلوں میں ایک سے ایک بڑھکر مفید معلومات اور ضروری حوالجات بر تائید سلسلہ حقہ۔ قیمت ۸ر

صبر کا اجر عورتوں کو انہی کی آسان و سلیس زبان میں تبلیغ احمدیت۔ دلچسپ قصہ کی صورت میں ہر دو حصہ ۱ر

انوکھی استانی مستورات میں دینی بیداری اور سوجھ بوجھ پیدا کرنے کا موثر ذریعہ۔ پاک مذاق کا ناول۔ دل آویز پیرایہ بیان۔ شریف خواتین کو ان کی اپنی زبان میں دلنشین تلقین دین۔ ۴ر

صفیہ کا خطبہ عورت کی زوردار پرمغز اور نہایت مفید و نتیجہ خیز تقریر دین حق کی تائید میں۔ ۲ر

پنجاب کی سوغات ایک مختصر مگر معنی خیز و عبرت انگیز داستان درد۔ شریف عورتوں کی شستہ و سلیس زبان میں ۱ر

اتالیق بچوں کے لئے ایک سے ایک بڑھکر مفید و ضروری اور دلچسپ مضامین۔ عقل و ذہانت بڑھانیوالے سوال و جواب۔ دین۔ اخلاق۔ تندرستی تعلیم و تفریح وغیرہ پر اچھوتے خیالات اور قابل قدر معلومات آٹھ نمبروں کے پانچ رسالے۔ عہ

اسباق الاخلاق حصہ اول۔ نونہالان ملک و ملت کے لیے اخلاقی تعلیم و تربیت کا آسان و سلیس کورس جس کے مضامین کی قدر و قیمت بغیر پڑھے معلوم نہیں ہو سکتی۔ ہر مذہب ہر قوم کے لڑکے اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ۴ر

کتب بینی۔ احمدی نقطہ نظر سے ۱ر۔ **مسہل روحانی** تعلیم ۱ر

پرپٹ پالیٹکس وغیرہ تین ضروری مضامین مع تبلیغ ۲ر

مکالمہ مسلمان و آریہ ۱ر۔ **اقیموا الصلوٰۃ**۔ نماز کی فلاسفی وغیرہ ۲ر

تذکرۃ الاسلاف۔ دو جزو اسلام پر ایک مخلص اور قدیم خادم سلسلہ احمدیہ کا پُر زور و دل آویز ترکیب بند ۴ر

نور القرآن۔ از حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲ر

سناتن دھرم 〃 〃 〃 〃 〃 ۲ر

درثمین فارسی و اردو۔ حضرت کے وقت کی نہایت عمدہ چھپی ہوئی ۱ر

خیالات دربارہ مستورات مع تبلیغ احمدیت ۴ر

انشاء فیض نثار۔ خطوط نویسی و مضمون نگاری بر طرز جدید ۴ر

حمائل شریف عکسی چھاپہ لنڈن عہ۔ حمائل اعجاز صنعت ۸ر

علاوہ ان کے سلسلہ احمدیہ کی جملہ کتب موجود بھی اس پتہ سے مل سکتی ہیں۔

پتہ:۔ کتب خانہ فرید آبادی قادیان

ضرورت نکاح

ایک امیر سوداگر جنکی آمدنی پانچ چھ سو روپیہ ماہوار ہونیکے علاوہ نہایت لائق اور نیک اعلیٰ خاندان کے سید ہیں۔ بیوی دائم المریض اور ایک بچہ ۳ سال کا موجود ہے۔ نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی خواہ کسی خاندان کی ہو۔ احمدی ہو۔ اور حسن صورت اور خوبی سیرت کے لحاظ سے موجب اطمینان ہو۔ دیگر حالات دریافت کرنا مطلوب ہوں تو اس پتہ پر کیجیئے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی احاطہ میاں چراغدین صاحب مرحوم بیرون دہلی دروازہ لاہور

ضرورت ہے

ایسے خریداروں کی جو میرٹھ کی مشہور قینچیاں و ٹوپیاں و صابون و بوٹ و شوز اعلیٰ قسم کے مثل ولایتی کے ہم سے خرید کریں۔ ہر ایک مال جو خریدار کی پسند نہ ہوگا واپس لے لیا جائیگا۔

منیجر احمدی کمرشل ہوس خیر نگر میرٹھ۔

ہندوستان کی خبریں

گاندھی ٹوپی کی تیاری کی فرمائش ولایت کو بدیشی کپڑے کے بائیکاٹ کے سلسلہ میں معلوم ہوا تھا کہ انگلستان اور جاپان سے دیسی کھدر کی نقل بنوانے کا انتظام کیا گیا ہے اب ولایت کے اخبار ڈیلی کرانیکل سے معلوم ہوا ہے کہ گاندھی ٹوپی کا ایک نمونہ انگلستان میں اس غرض سے بھیجا گیا ہے کہ اس ٹوپی کی نقل ارزاں قیمت پر تیار کرائی جائے۔

مدیر اخبار "محمدی" کی گرفتاری کلکتہ ۲۰ ر اکتوبر کل شام مدیر "محمدی" کو چٹا گانگ میں گرفتار کر لیا گیا۔

ڈلہوزی میں ژالہ باری:۔ ۱۵ ر اکتوبر کو چار بجکر پانچ منٹ پر بارش شروع ہوئی رات کے دس بجے تک اولے پڑے ہر ایک اولہ چھوٹے اخروٹ کے برابر تھا۔ بازاروں اور سڑکوں پر برف جم گئی۔

کنونک میں ایک لاکھ کی چوری ۱۹ ر اکتوبر ہمعصر سٹیٹسمین کا نامہ نگار نیلگری سے رقمطراز ہے کہ بنک میں نقب لگا کر ایک لاکھ کی مالیت کا سامان چرایا گیا ہے۔

سرحدیوں کے دو گاؤں کی تباہی پشاور ۲۰ ر اکتوبر ایک طویل اعلان میں شائع کیا گیا ہے کہ وزیری [illegible] کے معاون ذرتے قانون شکن لوگ ہیں۔ جنکے باعث برطانوی رعایا کو بہت تکلیف پہنچتی ہے اس لئے ان کو دبانے کے لئے ۱۲ اور ۱۳ ر اکتوبر کی شب کو ان کے دو گاؤں کو حملہ کر کے بالکل تباہ کر دیا گیا۔ اور ثابت کر دیا کہ گورنمنٹ کے پاس کافی ذرائع ہیں جنکے استعمال کرنے کو تیار ہے۔

شہزادہ ویلز کو اچھوت اقوام کا ایڈریس بمبئی ۱۹ ر اکتوبر اچھوت اقوام کی کمیٹی نے شہزادہ ویلز کو تار دیا ہے کہ آپ ہمارے جلسہ میں بہ نفس نفیس شریک ہو کر ہمارا ایڈریس قبول فرمائیے۔

ولایتی پارسلوں کا محصول:۔ شملہ ۲۰ ر اکتوبر ہندوستان اور انگلستان کے پارسلوں کا محصول جو جبرالٹر کی راہ سے جائیں کیم نومبر سے حسب ذیل ہو گا۔ جو پارسل ۳ پونڈ سے زیادہ وزنی نہ ہوں ان پر ایک روپیہ آٹھ آنہ اور جو چھ پونڈ سے زیادہ وزنی نہ ہو اس پر دو روپیہ ۱۰ ر آنے اور جو ۱۱ پونڈ سے زیادہ نہو اس پر تین روپیہ ۱۵ ر آنے۔

لارنس بت کی بے حرمتی کا خطرہ کمشنر لاہور کو میونسپل کمیٹی لاہور کے فیصلہ دربارہ بت لارنس کمشنر لاہور مسٹر لینگلے نے اعلان کیا ہے کہ میں بعض کاغذات کے ملاحظہ سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ بت حکومت پنجاب کی اجازت کے بغیر موجودہ مقام سے نہیں اکھاڑا جا سکتا۔ علاوہ ازیں اس بارے میں میونسپل کمیٹی میں جو بحث ہوئی ہے اس کے لہجے سے میرا خیال ہے کہ میونسپل کمیٹی اس بت کو گرا دینے سے اسکا کافی اور مناسب احترام نہ کریگی۔ جس سے لاہور کا ایک طبقہ غضبناک ہو گا۔ اس لئے اس معاملہ میں گورنمنٹ کے حقوق کے فیصلہ کا انتظار کرتے ہوئے میں اس قرار داد کو جو بت کے اکھاڑے جانے کے متعلق ہے۔ معرض التوا میں ڈالتا ہوں۔

پیر تراب علیشاہ سندھی نے معافی مانگ لی نیو ٹائمز کراچی کی اشاعت مورخہ ۲۰ ر اکتوبر میں اطلاع شائع ہوئی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ پیر تراب علی شاہ نے جن پر زیر دفعات ۱۲۴ الف ۱۵۳ الف تعزیرات ہند مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اپنی تقریر نواب شاہ پر اظہار تاسف کر کے معافی طلب کی ہے۔ اور آئندہ کے لئے وعدہ کیا ہے کہ میں ہمیشہ ملک معظم کا وفادار رہونگا۔ اور کبھی ان کے خلاف کچھ نہ کہونگا۔ اسپر حکومت نے مقدمہ واپس لے لیا۔

جاٹ الفنٹری نہیں توڑی جائیگی شملہ ۲۱ ر اکتوبر دو بٹالین ششم رائل جاٹ لائٹ انفنٹری کے توڑ دیجانے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

کلکتہ کی ازسر نو مردم شماری کلکتہ ۲۱ ر اکتوبر چونکہ ۱۵ فیصدی میونسپل عمارتوں کو گذشتہ مردم شماری میں شمار کنندوں نے چھوڑ دیا تھا۔ اس لئے کلکتہ کارپوریشن کی جنرل کمیٹی نے آئندہ مارچ میں از سر نو مردم شماری کرنے کی سفارش کی ہے۔

پنجاب ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کی طرف سے شہزادہ ویلز کے استقبال کی مخالفت ۲۱ ر اکتوبر کو شام کے چار بجے لاہور کی ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ بایں غرض منعقد ہوا کہ چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کے اس خط پر غور کیا جائے جس میں مذکورہ بار ایسوسی ایشن کو یہ دعوت دی گئی تھی کہ وہ اپنے نمائندے "منتظمہ کمیٹی" کے لئے بھیجیں جو شاہزادہ ویلز کے استقبال کیلئے مقرر کی گئی ہے۔ اس دعوتی خط پر کوئی بحث نہیں کیگئی بلکہ صرف رائیں لی گئیں دو سو ساٹھ ووٹ نمائندے بھیجنے کے برخلاف اور ۱۷ حق میں تھے۔ جن میں ۳ یورپین ہیں۔ فیصلہ ہوا کہ اس کمیٹی میں بار کی طرف سے نمائندے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

سیٹھ یعقوب حسن کی گرفتاری مدراس ۱۸ ر اکتوبر سیٹھ یعقوب حسن کو آج شام کے ۴½ بجے زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند تنجور کی پولیس نے مسٹر جگدیش اسسٹنٹ کمشنر پولیس مدراس کی مدد سے گرفتار کر لیا۔

سنٹرل خلافت کمیٹی بمبئی کے دفتر کی تلاشی بمبئی ۲۳ ر اکتوبر کراچی سے جاری شدہ وارنٹ کی بنا پر کل شام کو سنٹرل خلافت کمیٹی کے دفتر کی تلاشی لیگئی۔ جو ۵ گھنٹہ تک جاری رہی۔ تلاشی ڈپٹی کمشنر پولیس کی زیر نگرانی ہوئی۔ اور سی۔ آئی۔ ڈی کے [illegible] افسر بھی تھے۔ ان سرکاری افسروں نے کمیٹی کے جلسہ منعقدہ ۱۱ ر جولائی کی کارروائی کی رپورٹ لی جس میں ڈاکٹر کچلو کو سکرٹری منتخب کیا گیا تھا۔ نیز ۲۳ ر نومبر گذشتہ کے جلسہ منعقدہ علیگڑھ کی کارروائی کی رپورٹ لی۔ جس میں مسٹر محمد علی کو ممبر منتخب کیا گیا تھا۔

سودیشی گیتا انجلی کی ضبطی لکھنؤ ۲۲ ر اکتوبر سودیشی گیتا انجلی مطبوعہ علی گڑھ ضبط کر لی گئی ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ناجائز انتخاب مسٹر بجے راگھو چاری صدر انڈین نیشنل کانگریس نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے موجودہ انتخاب کو خلاف ضابطہ اور ناجائز قرار دیکر تمام صوبوں کی کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ پبلک کی بہتری کا یہ تقاضا ہے۔ کہ موجودہ پولیٹیکل حالت پر ایک ایسی کمیٹی بحث کرے۔ جس کا نئے سرے سے انتخاب ہو۔

غیر ممالک کی خبریں

جشن صلح پھر منایا جائیگا گورنمنٹ انتظام کر رہی ہے کہ ہنگامی صلح کا دن گذشتہ سال کی طرح اس طریق پر منایا جائے کہ تمام سلطنت متحدہ میں گیارہ بجے صبح کے دو منٹ کے لئے خاموشی اختیار کیجائے۔ اس دن کے لئے انتظامات کی تفصیل سلطنت کے تمام اقطاع میں بھیجی جائیگی۔

بلفاسٹ میں بدامنی لنڈن ۱۰ ر اکتوبر بلفاسٹ کی تار خبریں پیہم یہ بتلا رہی ہیں کہ بازاروں میں کبھی کبھی فیر سنائی دے جاتے ہیں۔ ایک نوجوان جہازی ملازم مردہ پایا گیا۔ سرکاری بیان ہے کہ شاہی فوج آنے سے امن قائم ہوا۔ اور اسی اطلاع میں درج ہے کہ پروٹسٹنٹ لوگوں کے نام دھمکی آمیز چٹھیاں پہنچی ہیں جن میں ان کو ۴۸ گھنٹے کے اندر اپنے اپنے گھروں سے چلے جانیکی مہلت دیگئی ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس کے بعد ان کے مکانات بموں کے ذریعہ اڑا دیئے جائینگے۔

مصر میں قوم پرستوں اور برسر حکومت پارٹی میں لڑائی قاہرہ ۱۷ ر اکتوبر قوم پرست مصریوں کے لیڈر زاغلول پاشا نے وادی نیل میں جو دورہ شروع کیا ہے اسکی وجہ سے مقام اسیوت میں زاغلول پاشا کے پیرووں اور وزیراعظم عادلی پاشا کے طرفداروں میں سخت لڑائی ہوئی لاٹھیاں چلیں پتھر برسے۔ ایک طرف سے ایک فیر بھی ہوا۔ پولیس نے ہوا میں بندوقیں سرکیں لوگ منتشر ہوگئے ۱۲ مجروح ہوئے جن میں سے ایک مرگیا شام کو امن ہوگیا زاغلول پاشا کو ساحل پر اترنے کی اجازت نہ ملی اسنے جہاز کے تختہ پر ایک تقریر کی جس میں لوگوں کو خاموشی کے ساتھ منتشر ہوجانے کی صلاح دی۔

شاہ قسطنطین کی معزولی کی سازش لنڈن ۱۵ ر اکتوبر ایتھنز کی خبر ہے کہ ۲۵ ہزار سپاہیوں کے باوجود شاہ قسطنطین انگورا کو فتح نہ کرسکا اس لئے اس کے خلاف سخت مایوسی پیدا ہوگئی ہے۔ اب تحریک جاری ہے کہ اس خاندان کو معزول کردیا جائے۔

چارسو تیس یونانی گاؤں کی تباہی قسطنطنیہ ۱۸ ر اکتوبر معتبر خبر ہے کہ گذشتہ چند ماہ میں بحیرہ اسود کے کنارے سمسون اور بحیرہ اسود کے درمیان واقع ضلع کے ۲۰، ۷ خوشحال یونانی مواضعات میں سے ۴۳۰ بالکل تباہ ہوگئے ہیں۔ مرد یا تو قتل کردئے گئے ہیں یا جلاوطن۔ عورتیں اندرون ملک بھیج دی گئی ہیں باقی ماندہ دیہات بھی ایک حد تک تباہ ہوگئے ہیں۔ اس تباہی کا ذمہ دار عثمان غا ہے جو پہلے قسطنطنیہ میں ملاح تھا۔ اور اب کمالی فوج میں ایک کرنیل ہے۔

خاوند اپنی بیوی کی خرید وفروخت کا ذمہ وار نہیں ولایت میں ہائی کورٹ کے جج رولیٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب کسی عورت نے کسی مرد سے یہ ظاہر کرکے شادی کی ہو کہ میں دولتمند ہوں۔ دراں حالیکہ وہ دولتمند نہ تھی تو شوہر اس مال کا ذمہ وار نہیں جو زوجہ نے منگوایا ہو۔ اور جس کی فرمائش کی تصدیق اس کے شوہر نے نہ کی ہو۔ جج موصوف نے یہ تجویز کی کہ جو کارخانہ مال بہم پہنچائے وہ خود اطمینان کرے کہ جس مال کے لئے عورت نے فرمائش کی ہے اس کا خاوند اس مال سے واقف ہے۔

شاہزادہ ویلز کو حادثہ لنڈن ۱۹ ر اکتوبر کیمبرج کے قریب آج شہزادہ ویلز اور شہزادہ ہنری کو حادثہ پیش آیا۔ ایک موٹر بائیسکل شہزادہ کی موٹر سے ٹکرایا۔ شہزادہ کو تو کوئی گزند نہ آیا۔ لیکن سائیکل کار کا سوار زمین پر سے بیہوش اٹھایا گیا۔

پرنس کے جہاز میں کیا کیا ہوگا جس جہاز میں شہزادہ ولی عہد آرہے ہیں۔ اس کے تمام کمروں کو انیمل کیا گیا ہے۔ اور نیلے غالیچے بچھائے گئے ہیں۔ جہاز میں ایک درجن کے قریب سیاہ بلیاں بھی رکھی گئی ہیں۔ تاکہ سفر نیک رہے۔ جہاز میں ہزاروں پیالے۔ پرچیں طشتریاں۔ چاقو۔ کانٹے چمچے بھی رکھے گئے ہیں۔ رسد کے طور پر ان کے ہمراہ ایک لاکھ بارہ ہزار پونڈ آٹا۔ ۲۵ ہزار پونڈ بیل کا گوشت ۶ ہزار پونڈ مچھلی اور دو ہزار پونڈ جہازی بسکٹ بھی ہیں۔

شاہ بویریا کا انتقال:۔ بوڈاپسٹ ۱۹ ر اکتوبر سابق شاہ بویریا لوڈوگ مرگیا ہے۔

کمالی نمایندے کی روانگی لنڈن کو قسطنطنیہ ۱۹ ر اکتوبر انگورا کا ایک تار مظہر ہے باکر سمیع بے ایک خاص مشن پر لنڈن کو جارہے ہیں۔

خوشبو کی بوتل میں بم:۔ پیرس ۱۹ ر اکتوبر امریکن سفیر کے مکان کے پتہ پر ایک پارسل پہنچا۔ جس میں بظاہر خوشبو کی بوتل تھی۔ لیکن جب اس کو خدمتگار نے کھولا تو وہ پھٹ گیا۔ خدمتگار سخت زخمی ہوا۔ کمرہ مکان برباد ہوگیا۔ پارسل میں بہت جلد اور تیز بھک سے اڑجانے والے مادہ کا بم تھا۔

لوہے کے کارخانے بند ہونے والے ہیں لنڈن ۱۹ ر اکتوبر ڈامور میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ انو نے کہا کہ جب تک لوہے کی قیمت ماقبل جنگ کی قیمتوں تک کم نہ کیجائیگی لوہے کے کارخانے بند ہوجائینگے۔

پرتگال میں انقلاب حکومت:۔ لزبن ۲۰ ر اکتوبر بایک کامیاب فوجی تحریک کی وجہ سے حکومت الٹ گئی ہے کوئی خون خرابہ نہیں ہوا۔

سات مصریوں کو پھانسی دیا گیا اسکندریہ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ ہنگامے میں جو دو یونانی قتل کئے گئے تھے۔ ان کی پاداش میں سات مصریوں کو پھانسی دیا گیا۔ اعلان میں یہ بھی درج ہے کہ ان کے ہوش وحواس بالکل درست تھے ان میں سے ایک نے کلمہ شہادت باواز بلند پڑھا اور کہکر کہ "ہم مظلوم" ہیں جان دیدی۔

ایران اور افغانستان میں صلح نامہ ایران اور افغانستان میں جو صلح قرار پایا ہے اس میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر ایک فریق سے کوئی دشمن جنگ کرے تو دوسرا اسکی امداد کریگا۔

ایک مشہور فرانسیسی ہوا باز کی ہلاکت پیرس کی خبر ہے کہ مشہور فرانسیسی ہوا باز برنارڈ دی رامنٹ جو ایک نئی ہوائی مشین کا تجربہ کررہا تھا جس کو اس سے قبل اسنے ۲۰۸ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلایا تھا۔ وہ ایک مقام پر اپنی مشین سے گرا اور اس سے دبکر ہلاک ہوگیا۔

معاملات ہند پر بحث لنڈن ۱۹ ر اکتوبر دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ جونہی بیکاری کے مسودہ قانون کا فیصلہ ہوتا ہے ہندوستان کے معاملہ پر بحث کیجائیگی دارالامرا میں لارڈ کرزن نے یقین دلایا کہ ہندوستان کے معاملہ پر ۲۵ ر اکتوبر کو

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شایع ہوا)